ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

منظوم سیرت النبی ﷺ کے ادبی مخطوطہ "مغازی النبی ﷺ" کا تجزیاتی جائزہ

Analytical review of the literary manuscript "Maghazi-ul-Nabi"

☆احتشام مسعود

وزٹنگ لیکچرار؛ پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ سیرت النبی ﷺ و تاریخ اسلامی، کلیۃ اصول الدین، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

(ahtishammasoodiiui@gmail.com)

☆☆محمد ابراھیم زاھد

ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد(muhammadibrahim.riu@gmail.com)

☆☆☆حافظ محمد ابوبکر

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ سیرت النبی ﷺ و تاریخ اسلامی، کلیۃ اصول الدین، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

(hafizabubakr54@gmail.com)

Abstract

In Persian literary work the Seerah (Biography of the Prophet (PBUH) and praises of the Prophet (PBUH) are found in abundance, the most important of these works is the poem by Sheikh Yaqoob Al-Sarari. This work is a unique and comprehensive sample of Prophetic history which is still anonymous. In this paper, an attempt has been made to find out the components of "Maghazi-ul-Nabi, sallallaahu 'alaihi wa sallam, by Sheikh Yaqoob Al-Sarafi" and the method of narration of the biography of the Prophet (PBUH) in it. Analyzing the structure of Mughazi-ul-Nabi (PBUH) in writing, detailed analytical approach, narrative approach and depiction of beliefs are discussed. . The result of the research shows that writers and poets like historians have described the details of the Prophet's life in a systematic way. Sheikh Yaqoob Al-Sarai used ancient poetic and eloquent language to achieve this goal. Instead of doing this, he has tried to describe the history of the Prophet (PBUH) in simple words and easy poetic style. In which the narrative quality dominates the poetic elements of the text .

Keywords: *Seerah, Manuscript, Persian Literature, Poetry*

تمہید:

دسویں صدی ہجری میں فارسی زبان اور ادب ایران کی طرح ہندوستان اور کشمیر میں بھی پروان چڑھی اس کے ادباء شاعری سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ فارسی زبان گورکانی دور میں اور شاہ زین العابدین شاہمیری کے زمانے سے کشمیر میں سرکاری زبان بن گئی اور سنسکرت زبان کی جگہ لے لی۔ ہندوستان اور کشمیر میں فارسی کے اس شاندار دور میں فارسی شاعری اور ادب میں بہت اہم تصنیفات سامنے آئیں یہاں تک کہ اس دور میں فارسی لہجوں میں "ہندوستانی طرز" کے نام سے ایک لہجہ بھی تشکیل پایا۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ تہذیب و ثقافت بالخصوص فارسی فن و ادب کی نشوونما اور ترقی میں ہندوستان کی مسلم حکومتوں کا بڑا ہاتھ تھا اور ایرانی ادیبوں اور شاعروں نے ہندوستان کو اپنا دوسرا گھر بنا لیا ہوا تھا۔ ہندوستان میں فارسی شاعروں کا زمانہ گورکانیوں کا دور ہے جبکہ ایران میں یہ وقت صفوی حکومت کا تھا[1]۔ اس دور میں اگرچہ گورکن دربار میں شعر و شاعری کا بازار گرم اور

[1] ۔ مینو سلیمی، روابط فرھنگی ایران و ھند، (ایران اور ہندوستان کے ثقافتی تعلقات) ادارہ اشاعت تھران، سن اشاعت ۱۳۷۲ھ (ص:۱۲۸۔۱۳۷)۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

خوشحال تھا لیکن صفوی بادشاہوں نے شعر و شاعری کی طرف توجہ نہیں دی۔ سیاسی طاقت اور فارسی ثقافت و ادب کی ترقی کے لحاظ سے ہندوستان میں جلال الدین اکبر (1014ء-963ھ) کا دور اہم رہا[2]، یہ دور فارسی شاعری کی ترویج اور شاعروں کی آبیاری کے عروج کا دور تھا۔ ایران اور ہندوستان کے بادشاہوں اور ایرانی ثقافت سے منسوب اس سیاسی اور ثقافتی ترقی کا نتیجہ شیخ یعقوب صرفی جیسے شاعروں کی موجودگی ہے، جنہوں نے فارسی تاریخی ادب کے شعبے میں اور اسلامی ثقافت کے دیگر موضوعات پر بہت سی تصنیفات لکھیں۔

مسئلہ تحقیق اور سوالات

جہاں دیگر شاعروں نے مختلف طریقوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت اور شخصیت کو اجاگر کیا اور اس موضوع کو اپنی تصنیفات میں مختصر یا تفصیلی انداز میں پیش کیا وہاں ہی شیخ یعقوب صرفی نے فارسی مثنوی کے اہم اسلوب میں سیرت کے واقعات کو پرویا ہے۔ ان کی تصنیفات میں سے ایک تصنیف "مغازی النبی صلي صلي الله عليه وسلم" ہے۔ یہ تصنیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں واحد جامع نظم ہے۔ اور اب تک اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے جبکہ انکا یہ نسخہ گمنامی کے پردے میں پڑا ہوا ہے۔ مقالہ ھذا میں ہم چند سوالات کے جوابات کی تلاش میں مغازی النبی ﷺ از شیخ یعقوب صرفی کی خصوصیات کا جائزہ لیتے ہیں اور جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ تاریخی واقعات کے طور پر مغازی النبی ﷺ کے اجزاء کیا ہیں؟ یعقوب صرفی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا سھل اور موثر بیان کیسے کیا؟

تحقیق کا مقصد اور ضرورت

اب تک کی گئی تحقیقات کے مطابق اردو زبان میں "مغازی النبی ﷺ" کی خصوصیات اور معیار کو متعارف کرانے کے حوالے سے کوئی اقدام نہیں کیا گیا ہے، مزید یہ کہ خود "مغازی النبی ﷺ" کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں، اس لیے سیرت کے اس منظوم نسخے کو جاننے اور متعارف کرانے کی ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد ایک "مغازی النبی ﷺ" کے اجزائے ترکیبی کو جاننا اور اس تاریخی ادبی نسخے میں نبی ﷺ کی زندگی کے واقعاتی اسلوب کے بیان کا اظہار کرنا ہے۔

منہج تحقیق

زیر نظر مقالہ میں "مغازی النبی ﷺ" کو وضاحتی اور تجزیاتی طریقہ سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف کا مختصر تعارف اور ان کا نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا انداز بیان کو بیان کی گیا ہے اور "مغازی النبی ﷺ" کی خصوصیات کا تفصیل سے تجزیہ کیا گیا ہے۔

شیخ یعقوب صرفی کشمیری کی سوانح حیات

شیخ یعقوب کشمیری جنہیں صرفی کے نام سے جانا جاتا ہے اپنے وقت کے جید علماء میں سے تھے جن کو پورے ہندوستان میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ سن (928ھ ـ 1521م) کو پیدا ہوئے[3]، تاریخ نگاری کے ساتھ ساتھ، اپنے فلسفیانہ، صوفیانہ افکار اور شاعری کی وجہ سے اس قدر مشہور

---

[2] سعید نفیسی، تاریخ نظم ونثر در ایران، فروغی تہران سن اشاعت، ۱۳۶۳ھ (ص:۳۵۲)۔

[3]- خواجہ عبدالحمید عرفانی، تذکرۃ شعرای پارسی زبان، کشمیر، (کشمیر میں فارسی زبان کے شعراء کا تذکرہ) ناشر مکتبہ ابن سینا، سن اشاعت، ۱۳۳۵ھ (ص:۱۶۳)۔

ہوئے کہ انھیں جلال الدین محمد اکبر کے دور کے عظیم ترین صوفیاء اور ممتاز علماء کی صف میں جانا جاتا ہے۔ عبدالقادر بدایونی منتخب التوارخ میں تحریر کرتے ہیں کہ ہمایوں بادشاہ اور اکبر بادشاہ دونوں ہی صرفی کو معزز اور محترم سمجھتے تھے[4]۔

آپ کا تعلیمی سفر

یعقوب صرفی کے تعلیمی اسفار میں درج ہے کہ وہ جوانی میں ہی عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے اور تصوف کے رموز و اسرار سیکھنے کے بعد علوم اور علماء کی کھوج میں کشمیر سے سمرقند کے لیے روانہ ہوئے[5]، شیخ کمال الدین حسین خوارزمی کے حلقہ احباب میں شامل ہوگئے جو سلسلہ نقشبندیہ کے راہنما تھے، کچھ ہی عرصے بعد شیخ کمال الدین حسین خوارزمی نے انھیں اپنے خاص حلقہ احباب میں جگہ عنایت کی اور خرقہ بھی عطا کیا[6]، یہ سفر حق کی تلاش میں طویل اور کھٹن تھا۔ ان سفروں کے دوران انھوں نے بہت سے شیوخ کی زیارت کی اور ان سے کسب فیض حاصل کیا جبکہ ہر جگہ اپنے بہت سے شاگرد بھی بنائے[7]۔

ان تعلیمی دوروں میں ہی آپ نے "مشہد الرضا" اور ایران کے دیگر شہروں بشمول تربت، جام، سمنان، قزوین کا سفر کیا[8]" بعد ازاں عراق کا قصد کیا اور بغداد میں ابن حجر مکی سے حدیث کے اسباق پڑھے۔ طویل سفر کے بعد اور مختلف اسلاف کی بارگاہ سے علمی و عرفانی فیض حاصل کرنے کے بعد کشمیر واپس آئے اور ذی قعدہ، ۱۰۰۳ھ، میں انتقال کر گئے[9]، شیخ یعقوب صرفی سرینگر کے ضلع کدل میں مدفون ہیں[10]۔

محققین نے انہیں اول درجے کا شاعر اور عالم لکھا ہے مزید لکھتے ہیں کہ صرفی نے شاعری کے ادبی مسائل اور قدیم وجدید ادبی پہلیاں حل کیں[11]، صرفی نے اپنی مثنوی کو خمسہ نظامی کا جواب کہا ہے[12]۔

ان کے خمسہ مثنوی یہ ہیں

۱۔ "مسلک الأخیار در مقابل مخزن الأسرار" (سال تالیف، ۹۹۳ھ)۔۔

۲۔ "وامق وعذرا در مقابل خسرو وشیرین" (سال تالیف ۹۹۳ھ)۔

۳۔ "لیلی ومجنون در مقابل لیلی ومجنون نظامی" (سال تالیف ۹۹۸ھ)۔

۴۔ "مغازی النبی ﷺ در مقابل اسکندر نامہ" (سال تالیف ۱۰۰۰ھ)۔

---

4 – عبدالقادر بدانوی، منتخب التواریخ، تصحیح احمد علی صاحب، کلکتہ، ۱۸۶۹ء(۳/۱۲۲)۔

5 – محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات ۳۸۸۔۳۹۰)۔

6 – جعفر سبحانی جعفر کلیات، علم رجال، ترجمہ مسلم قلی پورو علی اکبر روحی، ق م: قدس، سن اشاعت، ۱۳۸۵ء(ص:۳۲۹)۔

7 – سعید نفیسی، تاریخ نظم ونثر در ایران، فروغی تہران، سن اشاعت، ھ(۲/370)۔

8 – یعقوب صرفی، مغازی النبی ﷺ (ابیات 536-538)۔

9 – حسین قلی خان عاشقی عظیم آبادی، تذکرہ نشتر عشق تصحیح وتعلیقات سید کمال حاج سید جوادی، ریسرچ سنٹر تحریری ورثہ تھران، ۱۳۹۱ھ(۲/۹۱۱)

10 – خواجہ عبدالحمید عرفانی، تذکرۃ شعراء پارسی زبان کشمیر، (کشمیر میں فارسی زبان کے شعراء کا تذکرہ)(ص:۳۸۲)۔

11 – ضمیرہ غفار اول، (خداوندگار پنج گنج وھفت بیت؛ نگاھی بہ روزگار وآثار صرفی کشمیری) نئی دہلی، اگست، ۲۰۱۳م(ص:۱۹۶)۔

12 – فاطمہ وظیفہ دان ملاشاھی، کشمیر وزبان فارسی، فصلنامہ مطالعات شبہ قارہ، (کشمیر اور فارسی زبان) سال ششم شمارہ، ۱۸، بلوچستان یونیورسٹی، 2013م(ص:۱۶۰-۱۳۹)۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

لفظ مغازی کی لغوی تعریف:

لفظ "مغازی" غزوہ سے مشتق ہے، "الغزو" کا مطلب ہے جنگ، حملہ آور، تصادم[13]۔

لفظ مغازی کی اصطلاحی تعریف:

اصطلاح میں لفظ "مغازی" مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی وہ جنگیں جن کا حکم دیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قیادت فرمائی ہو۔ "مغازی"، "مغزی" اور "مغزاہ" کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ مقام ہے جہاں مہم جوئی کی گئی ہو[14]، سیرت کی اولین کتب مغازی کے نام سے ہی لکھی گئیں ہیں[15]، مغازی کا ایک عام تعارف ہے اور ایک خاص، "عام معنی میں مغازی سیرت کے مترادف ہے جبکہ اس کا ایک مخصوص معنی ہے جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوؤں کی تاریخ کا بیان شامل ہے۔

امام زین العابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کنا نعلم المغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما نعلم السورۃ من القرآن"[16]، ہم رسول اللہ ﷺ کے غزوات ایسے سیکھاتے تھے جیسے ہم قرآن کریم کی سورت سیکھاتے تھے۔

مغازی النبی ﷺ میں واقعات سیرت کی درجہ بندی

منظوم مغازی النبی ﷺ میں سیرت کے موضوعات کو پانچ عمومی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے کے واقعات سے متعلق ہے۔

دوسرا حصہ: آپ کی پیدائش سے بچپن اور بچپن سے جوانی تک کے واقعات ہیں۔

تیسرا حصہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوانی اور بعثت تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔

چوتھا حصہ: آپ کی بعثت سے ہجرت تک کا احاطہ کرتا ہے۔

پانچواں حصہ: آپ کی ہجرت اور وفات تک کے واقعات پر محیط ہے۔

مغازی النبی کی خصوصیات اور منہج

مغازی کے ادبی تاریخی نسخے کی دو خصوصیات ہیں۔

۱۔ دستاویزی ہونا۔

۲۔ تجزیاتی ہونا۔

مغازی النبی ﷺ میں پیش کردہ مواد کا منہج تاریخ نویسی کے پرانے طریقوں میں سے ایک ہے اسی وجہ سے صرفی نے تاریخ نویسی میں مختلف ذرائع کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔

---

13 – حسین بن محمد راغب اصفہانی، مفردات الفاظ قرآن، دار القلم، بیروت، سن اشاعت، ۱۴۱۳۰ھ (۱/ ۳۱۵)۔

14 – خلیل بن احمد فراھیدی، کتاب العین، سن اشاعت، ۱۴۰۹ھ (۴/ ۴۳۹۔ ۴۴۰)۔

15 – عبد العزیز الدوري، نشاء علم التاریخ عند العرب، بیروت، مرکز دراسات الوحدۃ العربیۃ، ۲۰۰۷م (ص:۱۹۔ ۵۳)۔

16 – اسماعیل بن عمر ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، بیروت، دار الفکر، ۱۴۰۷ھ (۳/ ۲۶۲)۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مغازی النبی ﷺ کے مصادر

صرفی نے مستعمل ماخذ کا مثنوی کے مختلف حصوں میں خود تعارف کرایا ہے جن میں زیادہ تر "روضہ"، "حدیث کے مصادر" اور "تاریخ اسلام" کی کتابیں ہیں۔

پس ازروضه أن غزوها انتخاب　　نمودم که رفتم درآن درتاب [17]

بدان سان که این غزوه مذکورگشت　　بدیلیم درروضه آن سرگذشت

ولی درکتابی دگرغیرازاین　　ندیدیم أن قصه را این چنین [18]

اشعار میں مذکور "روضہ" تحقیق کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ کتاب "روضۃ الاحباب فی سیر النبی ﷺ وآل واصحاب" ہے جو کہ جمال الدین حسینی کی تصنیف ہے جس کو امیر علی شیر نوائی (متوفی:906ھ) کی درخواست پر فارسی میں تین جلدوں میں لکھی گئی۔ روضہ الاحباب کے علاوہ انہوں نے صحیح بخاری کو بھی اپنے مصدر کے طور پر ذکر کیا ہے۔

دراین کنیت آمد به روضه چنین　　ولی درصحیح بخاری بین [19]

صرفی نے اہل سنت کے مصادر پر اعتماد کیا ہے جیسا کہ انہوں نے آپ ﷺ کی ولادت کی تاریخ سے متعلق اختلاف کو ظاہر کرتے ہوئے اھل سنت کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے۔

ربیعی که اول بود آن مه است　　توان گفتن آن را که شهرالله

ازآن دوازده روزبگذشته بود　　که اوجلوه برسطح غبرا نمود [20]

ولادت النبی ﷺ کے بارے میں یہ روایت "ابن ہشام" اور "طبری" کے مصادر سے ماخوذ ہے[21]، اسی طرح السابقون الاولون کی فہرست بھی وہ اھل سنت کے مصادر کی روشنی میں درج کرتے ہیں[22]، اور اس ذیل میں وہ ابن حجر عسقلانی کی "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" سے استدلال کرتے ہیں۔ اور سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو آزاد مردوں، سیدنا علیؓ کو بچوں، سیدہ خدیجہؓ کو عورتوں اور حضرت زیدؓ کو غلاموں میں، سب سے پہلے مسلمان لکھتے ہیں[23]۔

---

17 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (بیت:۸۳۹)۔

18 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۵۶۵۲-۵۶۵۰)۔

19 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (بیت:۲۳۳۸)۔

20 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۱۰۲۴-۱۰۲۵)۔

21 - حمیری معافري، ابن هشام، السیره النبویه، دار المعرفه- بیروت (۱/۱۵۸) و محمد بن جریر طبری، تاریخ الرسل والملوک، دار التراث، بیروت (۲/۱۵۶)۔

22 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۱۴۹۴-۱۵۰۰)۔

23 - ابن حجر عسقلانی' الاصابه فی تمیز الصحابه، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۵ھ (۱/۸۶)۔

ترجیح و تصحیح

صرفی مصادر کے ذکر کے ساتھ ساتھ روایات کے شروع میں پیش کردہ مواد کی درستگی اور صحت کو بھی ظاہر کرتے چلے جاتے ہیں اور اس مقصد کے لیے وہ عام حوالہ جات میں اس جماعت کا ذکر کرتے جاتے ہیں جن کے اقوال کو ترجیح دی جارہی ہو جیسے کہ "اہل السیر کے مطابق"، "اصحاب صدق و قبول کے مطابق" اور کسی کسی جگہ "جمہور اہل السیر کے مطابق" وغیرہ۔

بر آنند جمہور اهل السیر　　　　که ازبهر ارضاع خیر البشر[24]

واقعات سیرت کا تجزیہ

جن شاعروں نے سیرت کے بارے میں نظمیں لکھی ہیں ان میں سے اکثر نے داستان گوئی کا طریقہ استعمال کیا ہے اور ان کا طریقہ بیانیہ ہے لیکن صرفی نے اس اسلوب سے ہٹ کر واقعات کا تجزیہ بھی پیش کیا ہے ساتھ ہی مغازی النبی ﷺ کے تاریخی اور ادبی پہلوؤں کی چھان بین بھی کی ہے، متفرق واقعات کے بارے میں مختلف لوگوں کے نقطہ نظر کو بھی پیش کیا ہے، اور واقعات کو سبق آموز تاثر بھی دینے کی پوری کوشش کی ہے۔

غزوات اور سرایہ کا تجزیہ

عادتاً تاریخی حکایتیں بیان کرتے ہوئے شاعر تجزیہ سے صرف نظر کرتے ہوئے واقعات کو اول تا آخر بیان کرتے چلے جاتے ہیں جبکہ صرفی نے منظوم اسلوب میں بھی تجزیاتی منہج اختیار کرتے ہوئے واقعات کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اور بعد میں مذکورہ واقعہ کی وجوہات بیان کرتے ہیں، مثلاً

یقین شد که بسیارزاروزبون　　　　شدند اهل دین محمد کنون
خواستند آنکه برگشته باز　　　　بیایند پرخاش را کرده ساز
ازآن معنی آگاه شد مصطفا　　　　به غیرت درآمد شه انبیا
زغیرت پی دفع آن اعتقاد　　　　برآمد دگرسوی اهل عناد[25]

ایک سریہ سے متعلق اشعار ہیں:

همین سال بود آن سریه کامیر　　　　در آن بود زید سعادت مصیر[26]

واقعات کی تحلیل اور وعظ و نصیحت

صرفی نے مغازی النبی ﷺ میں نہ صرف تاریخ کی روایت کی پیروی کی ہے بلکہ جب بھی انہیں موقع ملا اپنے اشعار میں انھوں نے واقعہ کی تحلیلی اہمیت کو واضح کیا اور قاری کو وعظ و نصیحت کے انداز میں ان واقعات سے سبق سیکھنے کی طرف دعوت دی ہے۔

---

[24] ۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (بیت:۱۰۵۹)۔
[25] ۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۳۳۵۹-۳۳۵۳)۔
[26] ۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (بیت:۳۰۰۷)۔

بیان کا اسلوب

جہاں شاعر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کو بیان کرنے کے لیے مختلف تراکیب استعمال کرتا ہے ساتھ ہی ادبی زبان سے دور رہتا ہے لیکن مغازی النبی ﷺ کی امتیازی خصوصیت ہے کہ صرفی کا اسلوب اور بیان اتنا سھل اور آسان فھم ہے کہ غزوات کے بارے میں اشعار کو پڑھنے کے دوران قاری تصور کرتا ہے کہ وہ خود ان واقعات کو دیکھ رہا ہے، یعنی منظوم سیرت گوئی میں بھی الفاظ کا چناؤ اس قدر سوچ سمجھ کہ کیا گیا ہے کہ دوران سماع و بیان قاری یا سامع کو لغت کا سہارا نہیں لینا پڑتا۔ کتاب کے ابتدائی حصے میں حمد کے لئے خوبصورت الفاظ کا چناؤ صرفی کے ذوق و فن کو واضح کرتا ہے۔

به کنه کمالت خرد اکمه است — ازطاق تودست فلک گونه است
خرد جسته بسته زره بازماند — فلک کشته گشته به ره پرفشاند
زتو هستی ازنیستی نقش بست — تویی نیست سازنده هرچه هست
ملون بسیط زمین کرده ای — منقش بساطی بگسترده ای [27]

شخصیات کے اسماء، القابات اور تعارف

مغازی النبی ﷺ کی اس تاریخی نظم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ شاعر عہد نبوی کے کسی مثبت یا منفی کردار کو نظر انداز نہیں کرتا جیسا کہ ایک جگہ سیدنا علیؓ کی کنیت پر اشعار ہیں۔

دراین غزوه شد مرتضی کامیاب — که کنیت نهادش نبی بوتراب
چو بود آن زمین سربه سرریگ زار — وزان برعلی بود گرد و غبار
به اووقت بیدارکردن زخواب — یگفتا که برخیزای بوتراب [28]

اسی طرح رئیس قبیلہ بنو عامر کے بارے اشعار ہیں۔

همین سال هم عامرفتنه گر — که بوده است مالک اورا پدر
رئیس بنی عامراوبودوبس نبوده — است درپایه اش هیچ کس [29]

جبکہ ایسے کرداروں کا ذکر بھی ہے جن کے بارے میں تاریخ میں زیادہ معلومات نہیں ہیں جیسا کہ عصماش نامی ایک یہودی عورت جو بد تمیز اور بد زبان تھی۔

که شنیدیم بدطینت و بدکلام — یهودی زنی بود عصماش نام
به تغییراسلام وهجورسول — زبان می گشاد آن زن نا قبول [30]

27۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۱۶۔۱۵)۔

28۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۲۳۳۲-۲۳۲۶)۔

29۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۳۵۶۶۔۷)۔

30۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۷۱-۲۸۷۰)۔

واقعات کی منظر کشی

بعض احداث کو روایت کرتے ہوئے بطور خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کے بیان میں صرفی پہلے واقعہ کی پوری منظر کشی کرتا ہے پھر مزید تفصیل کو بیان کرتا ہے:

ببارید باران و تر شد تمام — لباس پیمبر علیه السلام
نبی خواسته تا شود خشک رخت — کشید ازبر ماند بریک درخت
خود آنجا پی استراحت غنود — یک ساعتی استراحت نمود [31]

واقعات کی ترتیب

کتاب کے مندرجات کی ترتیب حولی (ہر سال کے الگ الگ واقعات) تاریخ پر مبنی ہے۔ایک خلاصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی زندگی کے بارے میں بھی ہے جو کہ انہوں نے ان کی زندگی کے آغاز سے وفات تک کی تاریخ پر لکھا۔

متعدد کیلنڈرز کا استعمال

مختلف فیہ واقعات اور خاص طور پر وہ احداث جن میں تاریخ کی غلطیوں سے واقعہ کے غلط ملط ہونے کا امکان ہے ان کے بیان میں صرفی قمری اور شمسی تاریخوں کا جائزہ لیتے ہیں خاص طور پر وہ مواد جو ان کے خیال میں اختلاف سے مسخ ہونے کا امکان ہے وہاں قمری کیلنڈر کے علاوہ شمسی اور گریگورین کیلنڈر بھی متن میں استعمال کرتے ہیں۔

ولیکن به تاویل رفته کبار — نمودند ماه ربیع اختبار
به روزدوشته کزین ماه بود پس — ازصبح صادق تولد نمود
به نیسان بز ایید دریتیم زدی — ماه بود آن زمان هفدهیم
زعوام ششصد به قول صحیح گذشت — آن زمان اززمان مسیح [32]

معجزات کا ذکر

صرفی نے آپ ﷺ کی پیدائش کے دوران وقوع پذیر ہونے والے معجزات کو اپنی شاعری میں بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے پھر آپ ﷺ کا بچپن، جوانی اور ماقبل وبعد از بعثت کے معجزات پر مشتمل خوبصورت اشعار کہے۔

حلیمه بگفتی که نوری چو مهر فرود — آمدی بر سرش از سپهر [33]

---

[31] ۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۲۹۹۳-۲۹۹۱)

[32] ۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات:۱۰۳۳-۱۰۲۹)۔

[33] ۔ محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (بیت:۱۱۶۹)۔

جامعیت

اکثر شعراء و مورخین اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے واقعات سیرت کو یا بہت مختصر الفاظ میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم زائل ہو جاتا ہے یا تو بہت اہم واقعات سے صرف نظر کرتے چلے جاتے ہیں لیکن صرفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تقریباً کسی واقعہ کو فراموش نہیں کیا۔ یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہونے والی مختصر سی تقریر اور خطبے کا ذکر بھی کیا ہے جیسا کہ:

اگر شرح آن خطبه اینجا کنیم　　　خفیات آن را هویدا کنیم

نگنجد در این مختصر شرح آن　　　پس اولیست زآن صوب حرف عیان [34]

صوفیانہ افکار

جیسا کسی بھی علمی کام میں شاعر کے خیالات، نظریات، بصیرت اور عقائد کی عکاسی ہوتی ہے، اسی طرح مغازی میں بھی صرفی تاریخ بیان کرتے ہوئے اپنے ذوق کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جیسا کہ تعارف میں بیان کیا گیا ہے، صرفی نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ عبادت و ریاضت میں گزارا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے عہد کے مشہور صوفیاء میں سے تھے اگر اس بات پر غور کرتے ہوئے "مغازی النبی" کا جائزہ لیں تو اس تصنیف کے کچھ حصے تصوف کے لیے وقف ہیں، انھوں نے اپنے اشعار میں بھی صوفیانہ طرز کا استعمال کیا ہے۔

سلوکی که خود کرده باشد تمام　　　بود جزبه اش موجب انتظام

یکی سالکی کوزجزبه تهی است　　　کجا زانتهای رهش آگهی است [35]

مغازی النبی ﷺ کی تالیف کا محرک

متن کے اندر موجود شواہد کے مطابق یہ تالیف شاعر کے یقین اور ایمان کی پیداوار ہے۔ آپ نے مغازی النبی ﷺ میں ان شاعروں پر تنقید کی ہے جنہوں نے بادشاہوں کی تعریف کے لیے قصائد لکھے ہیں لیکن نبی اکرم کی شان میں کچھ نہیں لکھا جیسا کہ فردوسی کی طرف اشارہ کیا ہے جس نے سلطان محمود سے امن حاصل کرنے کی امید سے شاہنامہ لکھا اور کہا کہ وہ ناکام ہو کر مر گیا[36]، صرفی نے مغازی میں اس تصنیف کا مقصد یہ لکھا کہ اس تصنیف سے انہیں دنیا و آخرت کا نفع حاصل ہو گا۔

به این غزوها لایق این مثنوی است　　　که هم نفع دنیی و هم دنیوی است [37]

نتیجہ بحث

تحقیق کا نتیجہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ شیخ یعقوب صرفی نے ایک مورخ اور تاریخ کے عالم کی طرح اپنی نظمیں مختلف مصادر کو استعمال کرتے ہوئے تیار کی ہیں جبکہ "روضہ الاحباب" اور "صحیح بخاری" کو بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے اور بیان کی یہ شکل ایک قسم کی شاعرانہ تحریر ہے۔ سیرت نبوی کے بیان میں، تاریخ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ، صرفی نے مغازی اور سیرت کو سیاق و سباق کے ساتھ تفصیلانہ صرف بیان کیا ہے بلکہ ان کا بھی تجزیہ

---

34 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات: ۱۴۱۱-۱۲۱۰)۔

35- محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات: ۹-۲۶۵۸)۔

36 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (ابیات: ۸۳۰-۸۳۴)۔

37 - محمد یعقوب صرفی، مغازی النبی (بیت: ۸۳۷)۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے تقریباً تمام واقعات اور اس وقت کی معروف و غیر معروف شخصیات کی تصویر کشی بھی کی اور قاری کو تفصیل سے آگاہ کیا۔ تاریخی روایات کے بیان کے علاوہ شاعر نے معجزات کی عظمت کا اظہار بھی بہترین انداز میں کیا۔ کتاب کے عنوان کے برعکس، "صرفی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام واقعات کو بیان کیا ہے۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے یہ بات درست طور پر کہی جا سکتی ہے کہ کتاب کا زیادہ مواد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور جنگوؤں کے لیے وقف ہے، جن میں سے کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے کے حالات ہیں پھر بچپن سے جوانی اور ہجرت سے وفات تک کے واقعات کی تفصیلات مختلف تناسب سے موجود ہیں۔ علاوہ ازیں کچھ مواد خدا کی حمد، شاعر کی زندگی اور عقائد وغیرہ کے لیے بھی مختص ہے۔ مغازی میں جو منظر کشی کی گئی ہے وہ ادبی روایت پر مبنی ہے اور اس میں کوئی خاص اختراع نہیں کیا گیا ہے کیونکہ مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سادہ زبان میں بیان کرنا ہے۔